THE ALFAZL QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عسی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا | اب گیا وقت خزاں

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر - غلام نبی ❊ اسسٹنٹ - مہر محمد خان ❊

نمبر ۸۵ | مورخہ یکم مئی سنہ ۱۹۲۲ء | یوم دوشنبہ | مطابق ۳ رمضان سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں ❊

ہلال رمضان ۲۸ اپریل کو دیکھا گیا اور ۲۹ کو پہلا روزہ ہوا مولانا حافظ روشن علی صاحب حسب معمول ظہر و عصر کے درمیان روزانہ ایک پارہ درس قرآن کریم دیا کرینگے ❊

مسجد اقصیٰ میں صاحبزادہ میاں ناصر احمد سلمہ عشاء کے وقت اور مسجد مبارک میں قاری محمد یٰسین صاحب سحری کے وقت قرآن کریم سُناتے ہیں ❊

۲۵ تاریخ بعد نماز عصر طلباء مدرسہ احمدیہ نے امسال "مولوی فاضل" کا امتحان دینے والے طلباء مدرسہ کو ٹی پارٹی دی جسمیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور بعض دیگر اصحاب بھی مدعو تھے۔ طلباء کی طرف سے

اخبار احمدیہ

چندہ خاص بر موقعہ مجلس شوریٰ حسب ذیل نقد چندہ موصول ہوا:-

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز	۱۵۰
مولوی انوار حسین صاحب شاہ آباد ہردوئی	۳۰
حامد حسین خان صاحب - میرٹھ	۱۰۰
غلام نبی صاحب ڈیرہ دون	۱۰۰
سراج الحق صاحب پٹیالہ	۳۰
جماعت نوشہرہ	۵۰
غلام نبی صاحب اوعووال	۵

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے خطبہ جمعہ کے

بعد قادیان کے کارکنان صیغہ جات و دیگر اصحاب و مستورات ان کی آمد و چندہ خاص کا حساب شروع کر دیا گیا ہے۔

بیس صیغہ جات میں سے گیارہ کی رپورٹ آچکی ہے کل ۹۵ کارکنان کی آمد ماہوار ۲۵۴۰ روپیہ ۲ آنے ہے اور ان کا چندہ خاص ۳۲۵۰ روپیہ ۸ آنے - ہر ایک سے کم از کم ایک ایک ماہ کی آمد لی جارہی ہے۔ دیگر اصحاب سے بھی چندہ جمع ہو رہا ہے۔ اب تک قادیان سے وعدے و نقد کل رقم ۷۱۲۸ روپیہ ۱۵ آنے ہوئی ہے۔

ضلع لائل پور بہلولپور ۱۱۵ روپے ۳ آنے - علی آباد ۲۵۰

ناظر بیت المال قادیان

ایک قدیم احمدی کا خط حضرت خلیفۃ المسیح کے نام

یہ عاجز حضرت اقدس علیہ السلام

کا قدیمی خادم اور عاشق زار ہے۔ کیونکہ اس عاجز کو بذریعہ خواب قبل از دعویٰ مسیح موعود خدا تعالیٰ کی طرف سے اطلاع ہو گئی تھی۔ چونکہ اول بیعت بعد عصر لودھیانہ میں ہوئی۔ اسوقت ہجوم زیادہ تھا۔ اور یہ عاجز بحکم حضرت اقدس علیہ السلام متفرق کاموں پر مامور تھا۔ اسلئے اول روز بیعت نہ ہوئی دوسرے روز بوقت دس بجے صبح بیعت کی۔ الحمدللہ کہ جناب کی بیعت کا فخر حاصل ہے۔ اور آپ کو سچا اور بموجب الہام مسیح موعود علیہ السلام ایمان رکھتا ہوں۔

آپ کا خادم

خاکسار نور احمد احمدی۔ سوداگر پشمینہ متوطن لودھیانہ

امسال حج پر جانیوالے احمدی

بندہ کا ارادہ اس سال حج پر جانے کا ہے آپ مہربانی کر کے اخبار الفضل میں اعلان کر دیویں۔ جو احباب حج پر جانا چاہتے ہیں۔ وہ اخبار میں اعلان کر دیں تاکہ سب احباب کو علم ہو جائے۔ اور کسی مقررہ تاریخ پر سب اکٹھے ہو سکیں۔ اور سفر میں ایک دوسرے کے رنج و راحت اور رہائش وغیرہ میں شامل ہوں۔ شیر خان احمدی محلہ موریدروازہ شہر سیالکوٹ

دھوکہ سے بچو

ایک شخص نے اپنا پتہ بتایا:۔ خیر الدین درزی احمدی کراچی۔ صدر بازار رئیس گرب۔ اور جماعت احمدیہ امرتسر سے بیس روپے قرض لیا کہ میں واپس کر دوں گا۔ مگر تاحال نہیں دیا۔ کوئی صاحب پتہ لگا کر اطلاع دیں۔ مستری اللہ بخش وزیر ہند۔ امرتسر

ایک تجویز

چونکہ بعض بڑے شہروں میں ہماری جماعت بہت قلیل تعداد میں ہے۔ اسلئے کوئی احمدی بھائی نو وارد آسانی سے پتہ نہیں لگا سکتا۔ اس لئے میرے خیال میں ہر ایک جگہ کے احمدی سکرٹری اپنی اپنی حدود کے ڈاکخانہ میں نام درج کروا دیں۔ کہ سکرٹری انجمن احمدیہ کے نام پر اگر کوئی چٹھی موصول ہو۔ تو ہمیں پہونچا دیویں۔ اس سے بہت فائدہ ہوگا۔ اور ناحق غیر احمدیوں سے دریافت کرنے کی سر دردی نہ کرنی پڑیگی۔ خاکسار مرزا احمد شریف بیگ اسسٹنٹ جیلر دہلی جیل

اعلان نکاح

عبد الحکیم خان ولد عبد الواحد خان صاحب ساکن رجمنٹل بازار چھاؤنی میرٹھ کا نکاح حلیمہ بنت محمد خان برادر عبد الواحد خان ساکن رجمنٹل بازار چھاؤنی میرٹھ سے ایکہزار روپیہ مہر پر ۲۷ مارچ ۱۹۲۲ء ہوا خطبہ نکاح اس عاجز نے پڑھا۔ صدیق احمدی از میرٹھ

ولادت

سکرمی برادر خواجہ عبد اللہ جو صاحب کے ہاں فرزند تولد ہوا۔ خدا تعالیٰ مولود مسعود کی عمر میں برکت دے۔ عبد الغفار احمدی

(۲) اللہ کے فضل و کرم سے میرے گھر لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ مورخہ یکم ۴ کو مبلغ ایک روپیہ برائے غریب فنڈ ارسال ہے (پہنچ گیا) محمد سعید کھوکھر کلرک ڈاکخانہ سرگودہا (۳) ۹۔ اپریل کو برادرم تاج الدین زرگر کو اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر اعانت فنڈ میں ارسال خدمت ہے نیاز مند:۔ محمد امیر سکرٹری انجمن احمدیہ ظفروال

درخواستہائے دعا

ڈاکٹر محمد شفیع ویٹرنری اسسٹنٹ بھالیہ بخار سے بیمار ہیں۔ التماس ہے۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔ فیض رسول ویٹرنری کمپونڈر بھالیہ (۲) خاکسار کے بھائی شیخ عبد الرشید احمدی عرصہ ایک ہفتہ سے بیمار ہیں۔ احباب بھائی صاحب کی صحت یابی کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں کاروبار کی ترقی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ شیخ عبد الحمید ڈیرہ دون (۳) میرا ایک مقدمہ دائر ہے۔ احباب میری کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کامیابی پر انشاء اللہ تعالیٰ پانچروپے الفضل کے غریب فنڈ میں دوں گا۔ نیز احباب میری دینی اور دنیوی کامیابی کے لئے بھی دعا فرماویں۔ خاکسار محمد ابراہیم قادیان (۴) میرے بڑے بھائی مستری امین صاحب کی بیوی کی آنکھیں دکھتی ہیں استدعا دعا ہے۔ بندہ مہر اللہ احمدی چک ۱۱۱۔ (۵) ہمارے برادر جناب احمد حسین صاحب احمدی کی تین لڑکیوں کو اور ایک لڑکے کو چیچک نکلی ہے۔ احباب سے استدعا ہے کہ دعا فرماویں۔ خاکسار حسن احمد قریشی سکرٹری انجمن احمدیہ مدراس۔ (۶) امسال حسب ذیل اصحاب مختلف امتحانوں میں شامل ہوئے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

میڈیکل کالج۔ لعل دین احمد۔ سردار علی۔ محمد شریف لا کالج محمد احمد۔ غلام حیدر۔ حاکم دین۔ محمد شریف بی۔ اے محمد ابراہیم۔ نثار احمد۔ فضل الدین۔ مطیع الرحمن۔ عصمت اللہ صفدر علی۔ شیخ بشیر احمد۔ عبد القدیر۔ بشیر احمد چوہدری دار السلام تابعدار لعل دین احمد۔ از لاہور (۷) خاکسار کی بیوی ایک عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ اسکو کامل صحت عطا فرمائے۔ خاکسار شیخ صالح محمد از کیمبل پور کی۔ (۸) جناب نور محمد خان صاحب ذیلدار کوٹلہ مبارک ریاست بہاولپور بعارضہ چشم بیمار ہیں۔ احباب توجہ سے دعا صحت فرمائیں۔ صاحب موصوف وعدہ فرماتے ہیں کہ صحت ہونے پر ایک غریب کے نام ہر سال اخبار اپنی گرہ سے قیمت دیکر جاری کرا دیا کرینگے۔ (۹) مجھ پر کئی طرح کی مصیبتیں ہیں احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اس ناچیز کی کمزوریوں پر پردہ ڈالے اور رحم کرے۔ غلام محمد از لاہور (۱۰) دینی دنیوی مشکلات کی رفع ہونے کے لئے بخدمت برادران جماعت احمدیہ درخواست دعا ہے۔ خاکسار غلام حسین احمدی پٹواری مقام احمد نگر (۱۱) میرے بھائی مولوی نواب الدین صاحب سخت بیماری میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ از خاکسار محمد علی احمدی۔ میدک ریاست حیدرآباد دکن

نماز جنازہ

ملک گل محمد صاحب محرر محکمہ آبادی سرگودہا کی اہلیہ بعارضہ ذیابیطس فوت ہو گئی ہیں اس کا جنازہ غائب پڑھا جائے۔ محمد عبد اللہ (۲) میرے چھوٹے شیخ عبد الحق بعارضہ نمونیہ صرف دو روز بیمار رہکر فوت ہو گئے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ شیخ فضل حق سکرٹری انجمن احمدیہ بیرادر (۳) مولوی کرم الدین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ ڈنگہ فوت ہو گئے ہیں۔ احباب مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ احمد دین احمدی ڈنگہ ضلع گوجرات (۴) میرا چھوٹا بھائی مسمی ابراہیم فوت ہو گیا ہے۔ جنازہ کی درخواست ہے۔ عبد اللہ جان احمدی از قلعہ صوبہ سنگھ (۵) میرا لڑکا بشیر احمد فوت ہو گیا ہے۔ جنازہ غائب پڑھنے کے لئے درخواست ہے۔ محمد صغیر احمدی۔ ڈنگہ (۶) میری والدہ بتقدیر الٰہی اس دنیا فانی سے مورخہ ۱۰۔ اپریل ۱۹۲۲ء کو رحلت کر گئی ہیں۔ احباب مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں۔ سید علی اکبر شاہ چک ۱۱۶ ضلع شاہ پور (۷) برادر نور محمد احمدی کی والدہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ خاکسار جمیل اللہ احمدی سنگرور (۸) والدہ چوہدری نور احمد صاحب احمدی ساکن داتہ زید کا فوت ہو گئی ہیں۔ احباب سے درخواست نماز جنازہ ہے۔ خاکسار محمد عبد اللہ۔ ساکن داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - یکم مئی ۱۹۲۳ء

حضرت مرزا صاحب کی دربردہ خوشہ چینی کافی نہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی جو بے نظیر صداقتیں وضاحت اور دلائل کے ساتھ ظاہر فرائی ہیں۔ ان میں سے ایک بہت بڑی صداقت یہ بھی پیش کی ہے۔ کہ اسلام کی تعلیم ہے۔ دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں جس میں کبھی نبی نہ آئے ہوں۔ اسی تعلیم کے رُو سے آپ نے ہندوستان میں حضرت کرشن اور رام چندر کو خدا کے پیارے اور برگزیدہ قرار دیا۔ اور ان کی عزت وتکریم کرنا مسلمانوں کے لئے ضروری بتایا۔ لیکن بجائے اس کے کہ مسلمان اس صداقت کا جس سے تمام مذاہب پر اسلام کی برتری ثابت ہوتی ہے۔ اعتراف کرتے انہوں نے حضرت مرزا صاحب کو نعوذ باللہ کافر قرار دینے کے لئے اسے بھی ایک وجہ ٹھہرایا۔ اور آپ پر کفر کا فتویٰ لگانے کا ایک باعث یہ بھی بتایا کہ آپ کرشن اور رامچندر جی کو خدا کے پیارے اور اپنے زمانہ کے ہادی قرار دیتے ہیں۔ لیکن صداقت آخر صداقت ہی ہے۔ اب ہم دیکھ رہے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی پیش کردہ اس صداقت کا مسلمان نہ صرف خود اعتراف کر رہے ہیں۔ بلکہ اسے مخالفین اسلام کے سامنے بڑے زور کے ساتھ بطور اسلام کی خوبی کے پیش کر رہے ہیں۔ چنانچہ وکیل ۱۰ اپریل میں "ندائے اللہ اکبر" کے عنوان سے "حضرت ادیب کے قلم سے" ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں دیگر مذاہب کے مقابلہ میں "اسلامی کشادہ دلی" کا ثبوت دیتے ہوئے لکھا ہے:۔

"ہم حضرت مہاراج کرشن۔ مہاراج رامچندر جی اور بابا نانک صاحب علیہ الرحمۃ کا نام جس ادب سے لیتے ہیں۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ہمارا مذہب اور قرآن اور رسول تو یہ کہتا ہے کہ کسی مذہب کے بزرگ کی شان میں گستاخی نہ کرو ہمیں تو ایک مسلّم اور اسلامی کشادہ دلی کے تحت یہ تعلیم دی گئی ہے کہ کوئی قوم اور کوئی اُمت بھی ہادیوں سے خالی نہیں رہی"۔

بیشک اسلام نے یہ تعلیم دی ہے۔ لیکن گذارش یہ ہے کہ اسلام کی اس تعلیم کو دنیا کے سامنے اسقدر وضاحت کے ساتھ اسقدر مدلل طور پر پیش کس نے کیا۔ اور کس نے اس کے مطابق کرشن جی مہاراج کو قابل احترام بزرگ بتا کر ہزارہا لوگوں سے منوایا۔ بلا شک و بلا شبہ وہ انسان حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں۔ لیکن افسوس کہ مسلمان جہاں اس صداقت کا اعتراف کر رہے ہیں۔ وہاں ان کی یہ بھی کوشش ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی طرف اسے منسوب ہونے دیں۔ پچھلے دنوں خود اخبار "وکیل" نے اسی بات کو پیش کیا لیکن اس سے اتنا نہ ہو سکا۔ کہ اس کے ساتھ حضرت مرزا صاحب کا بھی ذکر کر دیتا۔ اسی طرح مذکورہ بالا "ادیب صاحب" نے نہ صرف حضرت مسیح موعود کی بیان فرمودہ اس اسلامی تعلیم کو پیش کرتے ہوئے ان کی طرف اشارہ تک نہیں کیا بلکہ آپ کے اشعار بھی یونہی نقل کئے ہیں۔ مضمون نویس صاحب کی جو عبارت اوپر نقل کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ انہوں نے حسب ذیل اشعار بھی درج کئے ہیں:۔

اُمتے ہرگز نہ بودہ در جہاں
کاندر آں نامد بوقتے منذرے

اول آدم آخر شاں احمد است
اے خنک آں کس کہ بیند آخرے

انبیاء روشن گہر ہستند لیک
ہست احمد زاں ہمہ روشن ترے

ما ہمہ پیغمبراں را چاکریم
ہم چو خاکے اوفتادہ بردرے

ہر رسولے کو طریق حق نمود
جان ما قرباں براں حق پرورے

یہ اشعار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشہور کتاب براہین احمدیہ کے ہیں۔ جن میں بتایا گیا ہے۔ کہ دنیا میں کوئی امت ایسی نہیں۔ جس میں کسی وقت کوئی ڈرانیوالا نہ آیا ہو۔ ایسے برگزیدہ انسانوں میں اول آدم علیہ السلام ہوئے۔ اور اُن کے آخر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام ہی انبیاء روشن گہر ہیں۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ روشن ہیں۔ ہم تمام پیغمبروں کے جو خواہ کسی قوم میں آئے۔ خادم ہیں اور ان کے دروازہ کی خاک ہیں۔ ہر ایک رسول جس نے حق و صداقت کا رستہ دکھایا۔ اس حق کے حامی پر ہماری جان قربان ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش کردہ اس اسلامی تعلیم کو آپ کی طرف منسوب کئے بغیر بیان کرنے پر ہمیں صرف اس لئے گلہ ہے کہ یہ طرز عمل اختیار کرنے والے نہ خود اس عظیم الشان انسان کے دعاوی پر غور کرتے ہیں۔ اور نہ دوسروں کو غور کرنے کا موقع دیتے ہیں۔ جو اس زمانہ میں اسلام کی خوبیوں اور صداقتوں کو دنیا پر ظاہر کرنے اور دوسرے مذاہب پر اسلام کا غلبہ ثابت کرنے کے لئے مبعوث ہوا۔ کیا وہ اتنا نہیں سمجھ سکتے کہ جب آپ کی بیان فرمودہ ایک آدھ صداقت کو لیکر مخالفین اسلام کے بالمقابل مضبوطی اور جرأت کے ساتھ وہ کھڑے ہو سکتے اور ان پر اسلام کی فضیلت ثابت کر سکتے ہیں۔ تو اگر آپ کی ساری تعلیم پر عمل پیرا ہوں۔ اور آپ نے تائید اسلام میں جو نشانات دکھائے۔ اور جو دلائل پیش فرمائے ہیں۔ انھیں سمجھ لیں تو پھر فضیلت اسلام ثابت کرنے کے لئے ان کے ہاتھ بہت زیادہ مضبوط ہو سکتے ہیں۔

ہمارے مسلمان دوستوں کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے۔ کہ اب دیگر مذاہب پر صداقت اسلام اور فضیلت اسلام انہی دلائل اور براہین کے ذریعہ ثابت ہو سکتی ہے۔ جو حضرت مرزا صاحب نے خدا تعالےٰ سے علم پا کر پیش فرمائے اور مسلمان دربردہ ان کی خوشہ چینی کر کے اس بات کو تسلیم بھی کر رہے ہیں۔ لیکن

اس طرح کی خوشہ چینی کافی نہیں ہے۔ بلکہ ضرورت ہے۔ کہ آپ کی ساری سکیم کو قبول کریں۔ ٭

اگر ان کے دل میں اسلام کی محبت ہے۔ اگر وہ اسلام کا بول بالا کرنا چاہتے ہیں۔ تو حضرت مرزا صاحبؑ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو کر ان آلات سے کام لیں۔ جو آپ نے تیار کئے ہیں۔ اور پھر دیکھیں کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

بانئ آریہ سماج اور موجودہ گورنمنٹ

سوامی دیانند بانئے آریہ سماج کی تعلیم بھی عجیب گورکھ دھندا ہے ایک وقت اگر اس کا کچھ مطلب بیان کیا جاتا ہے۔ تو دوسرے وقت اس کے بالکل الٹ پیش کیا جاتا ہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ایک آریہ پروفیسر نے سوامی جی کی برتری کے ثبوت میں یہ دعویٰ کیا تھا۔ کہ "عدم تعاون کے جو اصول آج گاندھی نے قائم کئے ہیں۔ وہ سب کے سب دیانند کی پولیٹیکل فلاسفی سے لئے ہوئے ہیں" (بحوالہ اخبار پرکاش) اور انہی دنوں لالہ لاجپت رائے نے ویدکا ایک منتر اور سوامی جی نے اس کا جو ترجمہ کیا ہے۔ وہ پیش کر کے بتایا تھا۔ کہ اس کے رو سے گورنمنٹ سے قطع تعلق کرنا آریوں کا فرض ہے۔

گویا گورنمنٹ کے خلاف جو کچھ کیا جا رہا ہے۔ اسے خاص طور پر سوامی جی کی "پولیٹیکل فلاسفی" اور "تعلیم" کا نتیجہ قرار دیا جا رہا ہے۔ یہ بات درست ہو یا نہ ہو۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ بانئے آریہ سماج کی تعلیم نہ صرف موجودہ گورنمنٹ کے بلکہ ہر ایک اس گورنمنٹ کے جو آریوں کی نہ ہو سخت خلاف ہے۔ خواہ وہ سوراج ہو یا ہوم رول کیونکہ اس میں قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ کہ آریوں کے سوا کسی اور مذہب کے لوگوں کو حکومت میں حصہ لینے کی اجازت ہو۔

ایسی صورت میں آریوں کے مشہور اخبار "ستیہ دھرم پرچارک" دہلی کے ایڈیٹر صاحب مہاشہ لکشمن کا یہ بیان حیرت کے ساتھ پڑھے جانے کا مستحق ہے۔ کہ

"میں نے جہاں تک سوامی جی کے جیون چرتر (سوانح زندگی) کو دیکھا ہے۔ وطن کی بیڑیوں کے ایک ایک شبد پر وچار کیا۔ دوسروں سے بھی سنا ہے پر کہیں بھی گورنمنٹ ہند سے ودروہ (خلافت) ایک شبد (فقرہ) بھی نہیں کہا۔ ان پرشنسا (تعریف) اینک ستانوں (مختلف مقامات) پر کی ہے۔ یہاں تک کہ ایک بار کہا۔ کہ اگر انگریزی راج نہ ہوتا۔ تو میں ستیہ دھرم پرچار نہ کر سکتا"۔

اس کے ساتھ ہی سوامی جی کے ان الفاظ کی جن میں انہوں نے موجودہ گورنمنٹ کے خلاف تعلیم دی ہے ایسی تشریح کی ہے جس کے متعلق پرکاش (۲۳ اپریل) لکھتا ہے۔

"ماسٹر جی نے رشی کے ان شبدوں کی جو وچتر (عجیب) ویاکھیا (تشریح) کی ہے۔ اسے آریہ سنسار کے سامنے پیش کر کے ہم ان کا مذاق بنانا نہیں چاہتے" یہ صحیح۔ لیکن پرکاش کو بھی یہ کہنے کی جرأت انہی ایام میں ہوئی۔ جبکہ گورنمنٹ کی مخالفت کرنا شہرت اور ناموری کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ ورنہ آج سے چند ہی سال پہلے جب ہم نے گورنمنٹ کے خلاف سوامی جی کے شبدوں کو پیش کیا تھا۔ اور آریہ اخبارات نے ان کی "ویاکھیا" مہاشہ لکشمن سے بھی زیادہ "وچتر" کی تھی۔ تو اسوقت پرکاش کو اسے غلط اور ناقابل تسلیم قرار دینے کی جرأت نہ ہوئی تھی۔ زمانہ کے رنگ ہیں۔ اور آریوں کی زمانہ شناسی۔ کہ جیسا موقع دیکھتے ہیں۔ اسی کے مطابق "رشی کے شبدوں" کو لباس پہنا لیتے ہیں۔

عربوں کی آزادی

قائم مقامان جماعت احمدیہ نے ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند کی خدمت میں جو ایڈریس پیش کیا تھا۔ اس میں دیگر امور کے علاوہ یہ بھی کہا گیا تھا۔ کہ حجاز کو صحیح معنوں میں آزاد رکھنا چاہیئے۔ اس پر بعض مسلمان اخبارات نے اس لئے برا منایا تھا۔ کہ ان کے نزدیک ٹرکی کی ماتحتی سے حجاز کو کسی صورت میں بھی نہیں نکلنا چاہیئے۔ لیکن حالات اور واقعات زمانہ ایسے رنگ میں پلٹے کھا رہے ہیں۔ کہ اب مسلمانوں کے اہل الرائے اور لیڈر بھی یہی مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ حجاز کو آزاد رکھا جائے۔ چنانچہ شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی بیرسٹر کا ایک مضمون جو حال میں مختلف اخبارات میں چھپا ہے۔ اس میں وہ اپنے آپ کو ٹرکی کا پورا ہمدرد اور ہوا خواہ ثابت کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

"اب ہم سب کو یہ سمجھ لینا ضروری ہے۔ کہ عربوں کا زیر سیادت سیاسی اتراک اسی طرح رہنا جس طرح وہ قبل از جنگ تھے۔ نہ ممکن ہی ہے۔ اور نہ مفید اسلام ممکن اس لئے نہیں۔ کہ اسے نہ عرب خود چاہتے ہیں۔ اور نہ ترک۔ مفید اسلام اس لئے نہیں کہ جس طرح اس جنگ میں بھی نازک وقت میں تفرقہ ہو گیا۔ اسی طرح ہمیشہ ڈر لگا رہیگا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ دونوں قومیں بطور خود آزاد رہیں۔" ہمدم۔ ۲۱ اپریل ۱۹۲۲ء

اور یہ انہی کی رائے نہیں۔ بلکہ وہ لکھتے ہیں۔

"مولانا عبد الباری صاحب کا خیال اول دن سے ہے کہ عربوں کو سیاسی طور پر ترکوں سے آزاد ہو جانا چاہیئے" مسلمانان ہند جب خود سیاسی آزادی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور اسے اپنی تمام مشکلات کا حل سمجھتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ عربوں کی آزادی انہیں ناگوار گذرے۔ اور جو بات وہ اپنے لئے پسند نہیں کرتے وہ عربوں کے لئے پسند کریں لیکن مشکل یہ ہے کہ اکثر انسان اپنے اور دوسروں کے بارے میں مساوی فیصلہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔

سوراج اور خلافت

شیخ صاحب موصوف کے مضمون میں ایک اور قابل توجہ بات یہ ہے۔ کہ لکھتے ہیں

"ہندوستان کے مسلمانوں کا یہ خیال صحیح نہیں۔ کہ سوراج کی فکر کرنے سے خلافت کی آزادی کی فکر ہو سکیگی" جوں جوں مسلمان غور کریں گے انہیں اپنے اس خیال کی غلطی معلوم ہوگی۔ اور انہیں پتہ لگیگا۔ کہ برادران وطن کے اس وعدہ سے اور مسلمان لیڈروں کے اس پر یقین دلا کر مسٹر گاندھی کی پیروی کرنے سے انہوں نے کسقدر نقصان اٹھایا ہے۔ لیکن نقصان اٹھا لینے کے بعد سمجھ آئی۔ تو کیا فائدہ۔ اور وقت گذر جانے کے بعد ہوش آئی تو کیا حاصل۔ مناسب تو یہ ہے کہ اسوقت اپنی غلطی کو سمجھیں اور اس سے بچنے کی کوشش کریں۔ سوراج کے حصول پر "خلافت" کی چارہ سازی کا وعدہ ایسا وعدہ ہے جس کے ایفا کا کبھی وقت نہیں آئیگا۔ اور اگر آ بھی جائے تو وہ خلافت ہی کیا ہوئی۔ جو غیر مسلموں کی قوت بازو کی مرہون ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

مشاورہ

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ

فرمودہ ۲۱۔ اپریل ۱۹۲۲ء

سُورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اس ہفتہ کے دوران میں ہماری جماعت کی مجلس شوریٰ کا انعقاد ہوا تھا۔ شوریٰ تو ہمیشہ ہوتا ہی رہتا ہے۔ جس قدر کام ہوتے ہیں۔ انہیں ایسے لوگوں کو جو مشورہ دینے کے اہل ہوتے ہیں۔ بلوا کر ان سے مشورہ لیا ہی جاتا ہے مگر موجودہ زمانہ کی سہولتوں سے فائدہ اُٹھا کر اور آمد و رفت کے ذرائع میں جو ترقی ہوئی ہے۔ اس سے کام لیتے ہوئے مَیں نے اپنی جماعت کے ان لوگوں کے قائم مقام بھی بُلوائے۔ جو قادیان سے باہر رہتے ہیں ٭

در حقیقت

انسانی ترقی

کے لئے آپس میں ملنا جُلنا اور آپس کے مشورہ سے فیصلہ کرنا ایسی لازمی اور ضروری بات ہے کہ اس کے بغیر کامیابی نہیں ہو سکتی۔ یہ تمام دنیا جو بنی ہے۔ مختلف افراد کی محنتوں کے نتیجہ میں بنی ہے۔ مگر ہم کبھی غور نہیں کرتے کہ ہر ایک بات میں دوسروں کے کام کا کہاں تک دخل ہے اگر ہم غور کریں تو سہولت کے ساتھ معلوم ہو جائے کہ در حقیقت تمام دنیا کا کاروبار مختلف افراد کے کام کرنے کا نتیجہ ہے

ایک بزرگ کا مقولہ

مشہور ہے۔ مرزا مظہر جان جاناں ایک مشہور بزرگ گذرے ہیں۔ جو دہلی کے رہنے والے تھے۔ ان کے خلیفہ جو ان کے بعد ہوئے۔ ایک دن ان کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ کوئی شخص لڈو لایا انہوں نے ان لڈوؤں سے دو اٹھا کر اپنے اس شاگرد کو جو انہیں بہت محبوب اور پیارا تھا۔ دئے۔ کچھ دیر کے بعد حضرت کیا میاں غلام علی (جو ان کا نام تھا) نے تمہیں دو لڈو دئے تھے کہاں ہیں۔ اُس نے کہا حضور کھا لئے۔ انہوں نے کہا ہیں دونوں کھا لئے اس نے کہا حضور وہ چیز ہی کیا تھے چھوٹے چھوٹے تو تھے۔ کہنے لگے کیا سچ مچ تم نے دونوں کھا لئے۔ اس نے کہا ہاں دونوں کھائے اس پر انہوں نے تعجب کیا۔ ادھر تو وہ اس کے کھانے پر تعجب کریں۔ اور ادھر مرید کو تعجب ہو رہا کہ پیر صاحب کہتے کیا ہیں۔ ایسے لڈو تو انسان کئی کھا جاتا ہے۔ غرض کہ دونوں حیرت میں تھے۔ آخر مرید کو خیال گذرا دریافت تو کروں کس طرح لڈو کھائے جاتے ہیں۔ اس نے پوچھا۔ آپ فرمائیے کس طرح کھانے چاہئے تھے۔ انہوں نے کہا۔ پھر جب کبھی آئیں۔ اسوقت یاد دلانا۔ کچھ دنوں کے بعد کوئی شخص پھر لڈو لایا۔ شاگرد نے عرض کی آپ نے فرمایا تھا۔ جب لڈو آئیں یاد دلانا کھانے کا طریق بتایا جائیگا اس پر انہوں نے اپنا رومال بچھایا۔ اور اس پر ایک لڈو رکھ کے مرید سے مخاطب ہو کر کہنے لگے۔ دیکھو یہ لڈو کن کن چیزوں سے بنا ہے۔ اسمیں میٹھا ہے۔ گھی ہے۔ میدہ ہے۔ اس کے لئے آگ جلائی گئی۔ اور اس سے پکایا گیا۔ اس آگ کے جلانے میں کئی چیزیں استعمال ہوئیں۔ چولھا ہے لکڑیاں ہیں۔ آگ جلانے والے آدمی ہیں۔ برتن۔ برتن مانجنے والے آدمی ہیں۔ تب یہ بنا۔ یہ کہہ کر لڈو سے ذرا سا ٹکڑا جو چند رتی کا ہوگا۔ توڑا اور کہا کجا مرزا مظہر جان جاناں اور کہاں یہ کام جو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کر رہا ہے۔ کجا ہیں۔ اور کجا خدا کی یہ رحمت کہ اتنے لوگوں کو اس نے میری خدمت میں لگا دیا۔ یہ کہا۔ اور پھر سبحان اللہ سبحان اللہ کرنا شروع کر دیا۔ پھر کہا دیکھو کھانڈ جو اس میں استعمال کی گئی۔ کس طرح مہیا ہوئی۔ اس کے بنانے میں کتنے لوگ لگے۔ کتنوں نے خریدا اور کتنوں نے بیچا۔ پھر اس کی تیاری کے لئے کیا کیا محنتیں کی گئیں۔ کتنے لوگ راتوں کو جاگے۔ اور جاگ کر تیار کی۔ کہاں سے لکڑیاں لائے۔ اور آگ جلائی اور کڑاہوں میں پکایا۔ میل صاف کی۔ پھر جن گنّوں سے بنی ان کی تیاری میں کتنے لوگ لگے۔ کھیتوں میں بونے اور گنّا اس سے جدا کرنے میں کتنے مصروف رہے۔ اس طرح کھانڈ بنی۔ اور اتنے آدمی خدا نے اس لئے لگائے کہ مرزا مظہر جان جاناں لڈو کھائے یہ کہہ کر اس بات کا لطف اُٹھانے لگے۔ اور سبحان اللہ سبحان اللہ پھر کہنے لگ گئے۔ پھر کہا اسی پر بس نہیں۔ دیکھو وہ لوہا جس سے ہل بنایا گیا۔ کہاں سے نکالا گیا اور کس طرح تیار کیا گیا۔ اسی طرح ایک ایک بات کو بیان کر کے خدا کی تعریف کرنے لگے اور سب کام کرنیوالوں کا ذکر کرنے لگے۔ اور اگر دیکھا جائے تو کوئی پیشہ ایسا نہیں رہ جاتا جس کا دوسروں کے ساتھ تعلق اور رابطہ نہ ہو۔ جو لوگ کام کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہ بیمار بھی ہوتے ہیں۔ اور ڈاکٹر طبیب ان کی خدمت کرتے ہیں اسی طرح بیان کر رہے تھے کہ اتنے میں اذان ہو گئی۔ اور لڈو وہیں رکھ کر نماز پڑھنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے ٭

اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ کچھ کھاتے ہی نہیں تھے۔ اگر وہ اسی طرح کھانا کھاتے تھے تو جیتے کس طرح تھے۔ دراصل یہ

سبق

تھا۔ جو انہوں نے اپنے شاگرد کو دیا کہ ہر چیز کھاتے وقت دل میں اس طرح کرنا چاہیئے۔ گویا ایک مومن کے دل میں یہ باتیں ہونی چاہیئیں جو وہ مُنہ سے کہہ رہے تھے۔ اور چونکہ وہ زبان سے شاگرد کو سبق دے رہے تھے اسلئے کھا نہ سکے۔ ورنہ اگر وہ زبان سے نہ بولتے تو ان خیالات کو بھی دل میں دُہرا لیتے۔ اور لڈو بھی کھا لیتے۔

اسطرح انہوں نے بتایا کہ چھوٹے سے چھوٹے کام پر ہزاروں لاکھوں انسان لگے ہوئے ہیں۔ اور اتنے مختلف مذاق کے لوگ ملکر لگتے ہیں۔ اسلئے کام ہوتے ہیں جسطرح یہ کام اگر لوگ نہ کریں۔ تو نہیں ہوتے اسی طرح صحیح رائے بھی اسوقت تک معلوم نہیں ہو سکتی جب تک

مختلف مذاق کے لوگ

مشورہ نہ دیں۔ کیونکہ ایک بات ایسی ہوتی ہے جو ظاہر میں بُری نہیں ہوتی لیکن اندر سے بُری ہوتی ہے۔ اور اس کا پتہ طبائع کے اختلاف سے لگ سکتا ہے۔ بعض کو وہ بُری لگیگی۔ اور بعض کو بُری نہیں لگیگی۔ مثلاً قتل۔ ڈاکہ۔ چوری۔ زنا تو تمام طبائع بُرا سمجھتی ہیں۔ مگر کئی ایسی بدیاں ہیں۔ کہ بعض ان کو بدی نہیں سمجھتے۔ اور بعض سمجھتے ہیں۔ اسی طرح بعض نیکیاں ایسی ہوتی ہیں۔ جو بعض کو معلوم ہوتی ہیں۔ اور بعض کو نہیں معلوم ہوتیں۔ لیکن جب مختلف طبائع ملکر غور کر لیتی ہیں۔ تو پھر ایک درمیانی رستہ نکالنے کے لئے آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور پتہ لگ جاتا ہے کہ اگر اس پر چلایا جائے۔ تو قریباً قریباً

سب جس سکتے ہیں۔ تو مشورہ کا فائدہ ہوتا ہے۔ اسی لئے
ہی جاتے وہ مشورہ لیتے رہے۔ لیکن تعجب آتا ہے۔
کہ جتنا انسان عقل میں کمزور ہوتا ہے اتنا ہی اپنے آپ کو
مشورہ سے آزاد سمجھتا ہے۔ گویا اس بارے میں

لوگوں کا الٹا رویّہ

ہے۔ دنیا میں قاعدہ ہے کہ جتنا کوئی زیادہ بیمار ہو اتنا ہی
ڈاکٹر کی طرف زیادہ متوجہ ہوتا ہے۔ اور جتنا اچھا ہوتا
جاتا ہے اتنا ہی ڈاکٹر سے آزاد ہوتا جاتا ہے۔ لیکن مشورہ
کے متعلق یہ ہے۔ کہ جتنے عقل میں کامل ہوتے ہیں۔ مشورہ
پر زور دیتے ہیں۔ اور جتنے عقل میں کمزور ہوتے ہیں مشورہ
میں آزاد ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ طبائع بڑھتی بڑھتی یہاں تک ترقی
کر جاتی ہیں۔ جیسا کہ پچھلے خطبہ میں میں نے بتایا تھا۔ خدا تعالیٰ
سے بھی اپنے آپ کو بے نیاز سمجھ لیتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے متعلق
مشورہ کا لفظ تو نہیں بولا جا سکتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف
سے ہدایت آتی ہے۔ مگر یہ بھی مشورہ ہی دیتی ہے۔ کیونکہ
راہ نمائی کرتی ہے۔ تو یہاں تک لوگ کو نہ عقلی میں ترقی کر جاتے
ہیں۔ اور کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں خدا کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ مگر
یہ انکی نادانی ہوتی ہے۔

مومن کا کام

یہ ہے۔ کہ مشورہ لے اور دوسروں کی رائے کا احترام کرے
دنیا میں جس قدر جھگڑے اور لڑائیاں ہوتی ہیں۔ اسی لئے
ہوتی ہیں۔ کہ لوگ اپنی اپنی رائے پر زور دیتے ہیں۔ اگر
ان کی صحیح رائے ہو۔ تو بھی وہ جہالت پر ہوتے ہیں۔
کیونکہ وہ ایسے رستہ پر چل رہے ہوتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ اگر ان
کی رائے صحیح ہو۔ تو دس دفعہ وہ ٹھوکر بھی کھائینگے۔ کیونکہ
انہیں یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ انہیں کسی کے مشورہ کی
ضرورت نہیں۔ لیکن مومن کا یہ کام نہیں۔ جتنے فساد اور لڑائیاں
پیدا ہوتی ہیں۔ ان کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ لوگ اپنے اوپر اتکال
کر لیتے ہیں۔ کہ ہماری رائے صحیح ہے۔ اور جب ان کی رائے
اور ارادہ کے خلاف کوئی بات کی جائے۔ تو اسے قبول کرنے
کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اسی طرح ان کی خودسری ظاہر
ہوتی ہے۔ مشورہ کے اور فوائد کے علاوہ ایک یہ بھی فائدہ

ہے۔ کہ یہ

اطاعت کی عادت

ڈالتا ہے۔ کیونکہ اگر ایک شخص مشورہ کر کے اپنے ماتحتوں
کی رائے قبول کرتا ہے۔ تو وہ اپنے افسروں کی بات بھی
ضرور قبول کرتا ہے۔ اس سے اطاعت کی عادت پڑتی ہے۔ اور
خوشی سے انسان بڑوں کی بات مان سکتا ہے۔ کیونکہ
وہ عادی ہو جاتا ہے۔ لیکن جو مشورہ نہیں کرتا اس کے
اندر اطاعت کا مادہ نہیں پیدا ہوتا۔ ایسے لوگوں کو دیکھا
گیا ہے۔ کہ ان کے مقابلہ میں بھی جن کے وہ ماتحت ہوں
خودسری سے کام لیتے ہیں۔ اور کام اچھی طرح نہیں کرتے

یورپ کے لوگ

جو مشورہ کرتے ہیں۔ دیکھا گیا ہے۔ اطاعت اور فرمانبرداری
کا پورا حق ادا کرتے ہیں۔ ایک جرنیل کو حکم ملتا ہے۔ کہ
فلاں جگہ حملہ کرنا ہے۔ اگر اس کی رائے اس کے خلاف ہو
تو وہ کہتا ہے۔ حملہ نہیں کرنا چاہئیے۔ اس میں یہ نقصان
ہوگا۔ لیکن اگر اعلیٰ افسر کہتے ہیں۔ نہیں ضرور کرنا ہے۔ تو پھر وہ
حملہ کرتا ہے۔ اور اپنی طرف سے ذرا کوتاہی نہیں کرتا جتنے
ذرائع وہ استعمال کر سکتا ہے۔ کرتا ہے۔ تاکہ حملہ کامیاب
ہو۔ اس کی ہمیشہ مثالیں ملتی رہتی ہیں۔ کہ گورنمنٹ
مشورہ لیتی ہے۔ فلاں کام کس طرح کرنا چاہئیے۔ بعض
لوگ مصر ہوتے ہیں کہ اس طرح کیا جائے۔ لیکن گورنمنٹ
جو فیصلہ کرتی ہے۔ وہ بعض کی رائے کے خلاف ہوتا ہی
اس پر یہ نہیں ہوتا۔ کہ جن کی رائے کے خلاف ہو۔ وہ
اس فیصلہ کے نفاذ میں رکاوٹ ڈالیں۔ بلکہ وہ بھی
ایسی ہی تن دہی سے اس پر عمل کرتے ہیں۔ کہ گویا ان کی
اپنی تجویز ہے۔ اور چاہے اس میں کامیابی نہ ہو۔ مگر وہ
اپنی طرف سے پورا زور لگا دیتے ہیں۔
لیکن میں دیکھتا ہوں ہمارے لوگوں میں یہ

بد عادت

ہے کہ بعض لوگ جب اپنی رائے کے خلاف فیصلہ سنتے
ہیں۔ تو پھر یہی نہیں کہ اس فیصلہ کے مطابق کام نہیں کرتے

بلکہ وہ کہتے ہیں۔ ہم نے جو کہا تھا۔ کہ اس طرح کرنے میں خرابی ہوگی
اور یہ کہکر وہ پورا زور لگاتے ہیں۔ کہ خرابی ہو۔ گویا کام کرنا ان کے
مدنظر نہیں ہوتا۔ بلکہ اپنی رائے کو سچا ثابت کرنا مدنظر ہوتا ہے
اور یہ اتنا بڑا نقص ہے۔ کہ جس کے نہایت خطرناک نتائج
نکلتے ہیں۔ بیسیوں سلطنتیں اسی لئے تباہ ہو گئیں۔ کہ کسی
مشورہ میں جن لوگوں کی رائے خلاف تھی۔ انہوں نے خلاف
کوشش کی۔ اور میں افسوس کرتا ہوں۔ کہ

ہماری جماعت

میں بھی ایک حد تک یہ بات پائی جاتی ہے۔ جب مشورہ کیا
جاتا ہے۔ اور کسی کی ۹۹ باتیں مانی جاتی ہیں۔ مگر ایک نہیں
مانی جاتی۔ تو وہ اس ایک کو یاد رکھتا ہے۔ اور کوشش کرتا
ہے۔ کہ افسروں کو زک دیکر بتاؤں۔ کہ جو میں کہتا تھا۔ وہی درست
تھا۔ اس قسم کی کئی مثالیں میرے سامنے لائی گئی ہیں۔ جن سے
معلوم ہوتا ہے۔ کہ کارکن اپنی رائے کو دین پر مقدم سمجھتے ہیں۔
ان کا یہ منشاء نہیں ہوتا۔ کہ خدا کا کام عمدگی سے ہو۔ بلکہ یہ ہوتا
ہے کہ ہماری عزت اور آبرو ہو۔ اور جو ہم کہتے تھے۔ وہ صحیح ثابت
ہو۔ جب تک اس عادت کو بیخ و بن سے نہ اکھاڑ دیا جائے
حقیقی ترقی محال ہے۔ کوئی انسان ایسا نہیں۔ جو اپنی ہی رائے
سے سب کام کر سکے۔ دیکھو انبیاء کی یہ شان ہوتی ہے۔
کہ بعض باتوں میں ان کی رائے نہ ماننے سے انسان خدا کو
ناراض کر لیتا ہے۔ لیکن بعض باتیں انہیں بھی دوسروں کی
ماننی پڑتی ہیں۔ مثلاً جب وہ بیمار ہوتے ہیں۔ تو حکیم یا ڈاکٹر
جس طرح کہتا ہے۔ اسی طرح کرتے ہیں۔ اگر اس کے خلاف
کریں۔ تو تکلیف اٹھائیں رسول کریم کے متعلق حدیثوں میں ذکر
آتا ہے۔ کہ آپ کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔ کہ زمیندار
کام ہوتا دیکھکر فرمایا۔ اس طرح کرو۔ اسی طرح کر دیا گیا۔ لیکن پھل
نہ لگا۔ جب یہ بات رسول کریم کے حضور عرض کی گئی۔ تو آپ نے
فرمایا۔ میں نے تو اپنا خیال بیان کیا تھا۔ کہ شاید اس طرح
اچھا ہو۔ مگر ان لوگوں نے سمجھا خدا کے رسول نے جس طرح
کہا ہے۔ اسی طرح کرنا چاہئیے۔ مگر اس میں کامیابی نہ ہوئی
پھر رسول کریم جنگوں میں مشورہ لیتے۔ اور اسی طرح کرتے
جس طرح فیصلہ ہوتا۔ پس جب اللہ کے نبی بھی بعض باتوں میں
اس بات کے محتاج ہوتے کہ دوسروں سے مشورہ لیں۔ اور وہ بھی دوسروں کی

رائے قبول کر لیتے ہیں۔ تو کسی اور کا کیا حق ہے کہ اپنی ہی رائے منوائے۔ اور جب تک اس کی رائے کے مطابق فیصلہ نہ ہو۔ اسوقت تک منظور نہ کرے۔ اپنی رائے پر اسی وقت تک زور دینا چاہیئے۔ جب تک کہ کوئی صریح خطرہ اور نقصان نظر آتا ہو۔ لیکن اگر عام طور پر وہ رائے قبول نہ کی جائے۔ تو یہی خیال کر لینا چاہیئے۔ کہ میری رائے غلط ہے۔ جب تک لوگوں میں یہ بات پیدا نہ ہو جائے اسوقت تک اس جگہ بنیاد نہیں رکھی جا سکتی۔ جہاں عظیم الشان عمارت بن سکے۔ کیونکہ یہ

ترقی کا پہلا قدم

ہے۔ دوسروں سے اپنی رائے منوانا اتنی قابلیت کا کام نہیں ہے۔ جتنی قابلیت کا اپنی رائے کو قربان کرنا ہے اور جب تک یہ مادہ پیدا نہ ہو۔ کہ جب کوئی ایسا مشورہ ہو۔ جس پر جماعت کا اکثر حصہ متفق ہو۔ یا وہ لوگ جن کے سپرد فیصلہ کرنا ہو۔ وہ متفق ہوں۔ اس کو کامیاب بنانے کے لیے وہ لوگ بھی جن کی رائے اس کے خلاف ہو اسی طرح کوشش کریں۔ جس طرح دوسرے کریں۔ اسوقت تک ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ جماعت خطرات سے محفوظ ہو گئی ہے اسلئے میں

دوستوں کو نصیحت

کرتا ہوں کہ وہ ہمیشہ اپنی رائے پر مصر نہ ہوں۔ میں نے خود بارہا تجربہ کیا ہے کہ سمجھا گیا ایک بات درست ہے لیکن جب اس کے متعلق مشورہ لیا تو معلوم ہوا یا تو وہ رائے غلط تھی۔ اور اگر غلط نہیں تھی۔ تو اس کے متعلق کئی نئی باتیں نکل آئیں۔ جنھیں میں نے ہمیشہ خوشی سے قبول کیا۔ اور ان کا قبول کرنا مفید ثابت ہوا۔ پھر ایسا بھی ہوا ہے۔ کہ میں نے لوگوں کے اصرار کو دیکھ کر ایک بات کو قبول کر لیا۔ جو غلط تھی۔ اور اس کا نتیجہ برا نکلا۔ مگر اس سے بھی نیک ہی اثر ہوا۔ کیونکہ جب لوگوں نے دیکھا کہ وہ جس کو خدا نے حق دیا ہے۔ کہ دوسروں سے اپنی بات منوائے۔ وہ دوسروں کی بات مانتا ہے۔ تو ان کے لیے بہت زیادہ ضروری ہے۔ کہ مانیں۔ غرض مشورہ لینے اور اسپر خوشی سے عمل کرنے میں برکت ہے۔ اور

اس کے برعکس اپنی رائے پر اصرار کرنے اور جو فیصلہ ہو جائے اس کے خلاف کرنے اور اس موقع کی تلاش میں رہنے میں کہ کب وقت آئے۔ جب میری رائے درست ہو۔ تباہی ہے ہماری جماعت کے لوگوں کو چاہیئے کہ مشورہ کے وقت صحیح رائے دیں۔ اور جب خلیفہ یا اس کے مقرر کردہ اشخاص فیصلہ کر دیں۔ جو خواہ ان کی رائے کے خلاف ہی ہو تو ایسی سعی کریں۔ کہ ان کی طرف سے کام میں کوئی کسر نہ رہے تا کہ کوئی یہ نہ کہہ سکے۔ کہ چونکہ یہ فیصلہ ان کی رائے کے خلاف کیا گیا تھا۔ اسلئے انھوں نے خراب کر دیا۔ اسوقت مجھے نام لینے کی ضرورت نہیں۔ مگر کئی ہیں جو یا تو کام کو خراب کرنے کی کوشش کرتے ہیں یا اس تن دہی سے کام نہیں کرتے جس سے انہیں کرنا چاہیئے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔

اس کے بعد میں

کارکنوں کو مشورہ

دیتا ہوں۔ کہ مجلس کے کے قادیان کے لوگوں کی جو ذمہ داریاں مجلس شوریٰ نے قرار دی ہیں۔ ان کو پورا کریں۔ مثلاً یہ کہ ہر جماعت نے جتنا چندہ سارے سال میں دیا تھا۔ اتنا اگر دو ماہ کے عرصہ میں دیں۔ اس تجویز کے ماتحت ضلع گورداسپور کے ذمہ بارہ ہزار روپیہ آیا ہے علاوہ ماہوار چندہ کے اس کے لیے قادیان میں بھی جلسہ ہوا۔ اس میں سے دس ہزار حصہ میں نے اپنے ذمہ لیا تھا۔ اور ایک ہزار کا وعدہ ایک اور دوست نے کر لیا ہے۔ اب ۹۸۰۰ روپیہ باقی رہ گیا ہے۔ جو ضلع گورداسپور کے احمدیوں نے جمع کرنا ہے۔ قادیان کے لوگوں کو نمونہ بننا چاہیئے۔ تاکہ بیرونی جماعتوں پر نمونہ پڑے۔ اور اس بوجھ کو جو سلسلہ پر پڑا ہوا ہے۔ دور کر سکیں۔ اس کا اثر یہاں تک پہنچا ہے۔ کہ محکمے نظارت اور انجمن تو الگ رہے۔ دوکانوں پر سوال نہیں تھا۔ پس قادیان والوں کو نمونہ بننا چاہیئے۔ اسمیں شک نہیں۔ کہ قادیان میں اکثر دینی لوگ ہیں۔ جو اس بوجھ کا شکار ہو رہے ہیں۔ اور اب ان سے کچھ لینا ان پر دو بوجھ ڈالنا ہے۔ مگر یہی بوجھ ان کی آسانی کا باعث ہوگا جب یہ لوگ باوجود اس حالت کے اس بوجھ کو اٹھائینگے

تو اور جماعتیں بھی اٹھائینگی۔ جس سے ان کا بوجھ دور ہو جائیگا۔ اسلئے قادیان والوں کو بھی اور باہر والوں کو بھی چاہیئے۔ کہ جو تجاویز قرار دی گئی ہیں۔ انہیں قبول کریں۔ اسی طرح خطبہ کے ذریعہ (کیونکہ خطبہ چھپ جائیگا)

بیرونی جماعتوں کے لئے اعلان

کرتا ہوں۔ کہ مالی ضروریات کے متعلق مجلس شوریٰ میں جو فیصلہ ہوا ہے اسے پورا زور لگا کر پورا کریں۔ ہم نے یہ بوجھ اپنی خوشی سے آپ اٹھایا ہے۔ اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے بہت بڑے بڑے انعام دیگا۔ لیکن ایک حد تک اسے اٹھا کر رکھ دینا دین و دنیا دونوں میں ذلت کا باعث ہے۔ اسلئے جماعتوں کو خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ اب ان کا اس بوجھ کے نیچے سے گردن نکالنا ممکن نہیں۔ اس کے نیچے مرنا ذلت نہیں۔ کیونکہ اصل انعام مرنے پر ہی ملیگا مگر بوجھ سے سر نکالنا ہلاکت ہے۔ جو شخص خدا کے دین میں داخل نہیں ہوتا وہ بھی سزا کا مستحق ہے۔ مگر عہد شکن کے لئے بہت زیادہ سزا رکھی گئی ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود کو مان کر اب پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔ خواہ کچھ بھی ہو جائے اور خواہ کتنی بڑی قربانی کرنی پڑے۔ بے شک یہ بہت بڑا بوجھ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن جب ہم اسے اٹھائینگے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ ہلکا ہی ہے۔ یونہی ڈرتے تھے ۔

خدا تعالیٰ یہاں کی اور باہر کی جماعتوں کو توفیق دے ان ذمہ داریوں کو اٹھانے کی۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ان پر عائد ہوتی ہیں۔ اور ہماری مدد کرے تاکہ ہم پورے طور پر ان کو ادا کر سکیں ۔

کارڈ دو پیسے لفافہ ایک آنہ

۲۴- اپریل سے کارڈ دو پیسے کا اور لفافہ کم از کم ایک آنہ کا ہو گیا ہے۔ چونکہ الفضل کا خرچ پہلے ہی بہت زیادہ ہے اسلئے احباب کو چاہیئے کہ وہ جواب کے لیے جوابی کارڈ بھجوایا کریں کیونکہ فرداً فرداً یہ بوجھ زیادہ نہیں ہوگا۔ اور دفتر پر بہت سے خریداران کی خط و کتابت کا بوجھ بہت ہی زیادہ ہے۔ جو ناقابل برداشت ہے۔ (مینیجر)

ایک غیر مبائع کی خوش فہمی

منشی غلام ربانی حال وارد کوہ مری نے ایک مضمون بعنوان "انسداد چکلہ کیلئے میاں صاحب کا امتناعی حکم" ۰۔ اپریل ۱۹۲۳ء کے پیغام صلح میں شائع کرایا ہے مجھے اس بات پر کوئی حیرانی نہیں کہ منشی مذکور نے غلط بیانی کیوں کی۔ کیونکہ تجربہ متواترہ کی بنا پر مجھے یقین ہے کہ غیر مبائعین غلط بیانی میں نہایت دلیر ہیں۔ اور اس عادت کی روز افزوں پختگی انہیں الٹی اکس بنا رہی ہے۔ جس گروہ کے امیر کو صریح واقعات کے توڑنے مروڑنے سے احتراز نہ ہو۔ اس گروہ کے افراد سے (الا ماشاء اللہ) راست بیانی کی کوئی کیا امید رکھے۔

مجھے ضرورت نہ تھی کہ منشی غلام ربانی کو مخاطب کروں۔ کیونکہ میرے نزدیک کیا بلحاظ علم اور کیا بلحاظ فہم وہ اس قابل نہیں۔ مگر چونکہ منشی مذکور نے اپنے مضمون میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک خط سے غلط نتیجہ نکالکر دھوکا دینا چاہا ہے۔ لہذا میں نے ضروری خیال کیا کہ اس غلط فہمی کو رفع کر دوں۔

کوہ مری میں ایک انجمن بنائی گئی ہے۔ جس کی غرض یہ بتائی جاتی ہے کہ کوہ مری کا چکلہ اُٹھا دیا جائے۔ اس انجمن میں چند ایک غیر مبایع بھی شامل ہیں۔ منشی غلام ربانی (غیر مبایع) نے اخویم بابو احمد اللہ خان صاحب کو انجمن کے دیگر ممبروں کی طرح بہرہ دینے کے لئے کہا۔ مگر بابو احمد اللہ صاحب نے کہا کہ اس قسم کے امور میں ہم دوسروں کے ساتھ ملکر کام نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہماری جماعت ایک انتظام کے ماتحت ہے۔ لہذا ہر وہ کام جو قومی انتظام پر اثر انداز ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری کے بغیر ہم نہیں کر سکتے۔ اسپر منشی غلام ربانی نے بابو احمد اللہ خان صاحب کو معاملہ ہذا کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کرنے کے متعلق کہا۔ چنانچہ ذیل کا خط حضرت صاحب کی خدمت میں بابو احمد اللہ صاحب نے لکھوایا:۔

حضرت والا! السلام علیکم۔ چکلہ زنا کاری اور شراب کا انسداد بروئے قرآن کریم فرض ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ اس کے انسداد کے لئے کوشش نہ کیجائے۔

اس خط کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل جواب لکھوایا:۔

"السلام علیکم۔ آپ کا خط آیا۔ حضور فرماتے ہیں کہ انسداد اور چیز ہے۔ اور فساد اور چیز ہے۔ آپ ان لوگوں کے ساتھ ہرگز شامل نہ ہوں۔ ہاں وعظ و نصیحت کر کے لوگوں کو سمجھائیں۔ یہ اور بات ہے مگر ایسی مجالس میں جا کر وعظ کرنا بھی ہر ایک کا کام نہیں ہے"

رحیم بخش خادم ڈاک۔

جس جامع عبارت میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے جواب لکھوایا ہے۔ اسے ہر وہ شخص جسے فہم و فراست سے کچھ بھی حصہ ملا ہے اور جس کا دل بغض اور تعصب سے پاک ہے۔ خوب سمجھ سکتا ہے۔ کہ حضرت صاحب نے انسداد چکلہ میں غیر احمدیوں وغیرہ نے جو طرز عمل اختیار کر رکھا ہے۔ اس میں شریک ہونے اور فساد کے طریقوں سے منع فرمایا ہے۔ نہ یہ کہ آپ کے خط سے چکلوں کے قیام کا جواز نکلتا ہے۔ مگر منشی غلام ربانی اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ حضرت میاں صاحب نے چکلوں کی حمایت کی ہے۔ حالانکہ حضرت صاحب نے صاف لکھوایا ہے۔ کہ وعظ و نصیحت کر کے لوگوں کو سمجھائیں۔ بلکہ اس کے علاوہ واعظ کی اہلیت کی طرف بھی توجہ دلا دی ہے۔

مگر ہمارے افسوس و حیرت میں کچھ قدر کمی ہو جاتی ہے جب ہم منشی غلام ربانی کی حیثیت علمی پر نگاہ ڈالتے ہیں کیونکہ جس شخص کے علم اور مطالعہ کا یہ حال ہو کہ وہ لفظ امتناعی کو بجائے عین کے ہمزہ سے لکھے۔ اس سے ایک جامع اور پُر معارف عبارت کے سمجھنے کی امید رکھنا فضول ہے۔

منشی صاحب! آپکے اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے آپ کو ہماری نسبت دیگر اقوام کا زیادہ ہمدرد سمجھتے ہیں۔ اور شاید اسی اظہار ہمدردی کیلئے آپ نے ان کے کاروبار میں شریک ہونا اختیار کیا ہے۔ مگر آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہم بفضلہ ایک اخلاص بھرے دل کے ساتھ غیر احمدیوں و دیگر اقوام کے ہمدرد ہیں۔ اور آپکی نسبت زیادہ ہمدرد ہیں۔ ہاں ہم میں اور آپ میں فرق صرف اسقدر ہے۔ اور واقعات نے اسکی شہادت دیدی ہے کہ آپ بعض اغراض کی بنا پر ان کی ہمدردی میں اپنے عقائد میں قطع و برید کر رہے ہیں۔ اور ہم اپنے عقائد پر قائم رہکر ان کے لئے چشم پُرآب ہیں۔ اور انکو اپنے ساتھ ملانے کیلئے بیقرار۔ کاش! غیر مبایعین کو جلد اس بات کا احساس ہو جائے کہ عقائد فروشی اور نفاق سے ملی ہوئی مصلحت کبھی دنیا میں کامیاب نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ایک جماعت قائم کی ہے اگر کوئی اس حزب اللہ کے ساتھ ملکر کام کرنا پسند نہیں کرتا تو جس نام نہاد انجمن میں چاہے شوق سے اپنا نام لکھوائے۔ دنیا میں حزب اللہ ہی غالب رہا ہے۔

منشی صاحب لکھتے ہیں کہ جب چکلہ اٹھانا قرآن کریم کا حکم ہے۔ تو دوسروں کے ساتھ ملکر اس کام کے کرنے میں کیا ہرج ہے۔ اور مرشد سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ جب نماز پڑھنا قرآن کریم کا حکم ہے تو ایک احمدی کا غیر احمدی کی اقتدا میں نماز پڑھنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیوں حرام قرار دیا۔ دیکھئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے۔ تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیئے کہ تمہارا امام وہی ہو جو تم میں سے ہو...... (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۸)

اس عبارت کو پڑھ کر تو آپ جیسا خوش فہم انسان شاید اپنے اصول کے مطابق یہی نتیجہ نکال لے کہ حضرت مسیح موعود (نعوذ باللہ) نماز پڑھنے کے ہی خلاف ہیں۔ کیونکہ فتویٰ سے ظاہر ہے کہ غیر احمدی امام ہو تو احمدی اس کے ساتھ نماز میں شامل نہ ہوں۔ پس اگر نیک کاموں میں دوسروں کے ساتھ ملکر کام کرنا جائز ہے۔ تو فرمایئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز کے بارے میں غیر احمدی کی اقتدا کرنے سے کیوں منع فرمایا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ آپ لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حقیقت کو نہیں سمجھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آپ میں سے اکثر لوگ نماز کے بارے میں بھی حضرت مسیح موعود کے مذکورہ صریح حکم کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ مگر جو جماعت حضرت مسیح موعود کے احکامات پر عمل کرنا اپنے لئے موجب نجات سمجھتی ہو وہ آپ لوگوں کی طرح کسی امر میں سرکش کیوں ہو۔ پس آپ غور کریں کہ آپکے دل میں جو اختلاف حضرت خلیفۃ المسیح کے خط کے سمجھنے میں پیدا ہوا ہے۔ اگر یہی کا اطلاق حضرت مسیح موعود کے بعض احکامات پر کیا جائے۔ تو کیسا ہو۔

التجاء دعا

بندہ قریباً آٹھ ماہ سے مختلف تکالیف میں مبتلا ہے۔ احباب میرے لئے صدق دل سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالے میری مشکلات کو دور کرے۔ آمین

عبد العزیز اوورسیر احمدی حال ویلور۔ مدراس

ہندوستان کی خبریں

جدید دہلی سکیم خطرناک غلطی ہے لنڈن ۔ مسٹر ایڈمنڈ کنیڈر نے ایک مضمون کے دوران میں جدید دہلی سکیم کے متعلق زبردست شکوک کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے ۔ کہ اس سکیم سے تمام اہل ہند پر اخراجات کا ایک ناقابل برداشت بوجھ پڑیگا ۔ یہ خیال کرنا مشکل ہے ۔ کہ ایک ایسی حکمت عملی برابر نفاذ پذیر رہیگی ۔ جو اس قدر سخت غلطی کی مظہر ہوگی ۔

انگورہ کی مالی امداد بمبئی ۔ ۲۵ راپریل ۔ اخبارات میں یہ اعلان ہو چکا ہے کہ اب تک ۵،ہزار پونڈ انگورہ بھیجے جا چکے ہیں ۔ اب عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ غازی مصطفٰے کمال پاشا کے نام ۶ ہزار پونڈ کی مزید قسط بھیجی گئی ہے ۔ مزید رقوم بھی وقتاً فوقتاً باقاعدہ بھیجی جائینگی ۔ (کھتری جنرل سکرٹری خلافت)

وزیرستان میں نقصان جان شملہ ۔ ۲۵ راپریل ۔ واردات وزیرستان بابت عرصہ ۵ مئی ۱۹۲۰ء لغایت ۳۱ رمارچ سنہ ۱۹۲۱ء کے متعلق سپہ ہند کا مراسلہ شائع ہوگیا ہے ۔ کل نقصان جان کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔ ہلاک ۱۶۰ ۔ زخمی ۴۳۵ ۔ بیماری سے ہلاک ۱۸۸ ۔

بندے ماترم کے مقدمہ کا فیصلہ لاہور ۔ ۲۵ راپریل ۔ لالہ شنکر داس مجسٹریٹ نے بندے ماترم کے مقدمہ کا آج فیصلہ سنا دیا ہے ۔ لالہ شانتی نراین اڈیٹر کو ایک سال لالہ کدار ناتھ سہگل پبلشر کو چھ ماہ اور مسٹر بال فضل دین مضمون نگار کو ۲ سال قید محض کی سزا دی گئی ہے ۔

حیدر آباد کی فوجی لائنوں میں امن سکندر آباد ۔ ۲۵ راپریل ۔ امپیریل سروس لانسرز کی لائنز میں کوئی مزید دقت پیش نہیں آئی ۔ لانسرز کے کل ۲۶۷ ۔ آدمیوں کی تنخواہیں دیکر بارکیں خالی کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔ اور سیکنڈ لانسرز کے ۴۰ سرغنوں کو ملک بدر کر دیا گیا ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ متعدد اشخاص کو اب اپنے کئے پر افسوس ہے کیونکہ ان کی بالخصوص ان لوگوں کی جو متاہل ہیں خواہش ہے کہ انہیں کسی طرح پھر واپس لے لیا جائے ۔

پارسیوں کی پلٹن بمبئی ۔ ۲۴ راپریل ۔ ہیوِنڈ پارسی پاونیر بٹالین کے نام سے پارسیوں کی ایک پلٹن بنائی گئی ہے ۔ چار سو پارسی اس میں اپنے نام درج کرا چکے ہیں ۔

یادگار جنگ کو سیاہ کرنے والی گرفتاری کلکتہ ۔ ۱۹ راپریل ۔ یادگار جنگ کو سیاہ کرنے کے سلسلہ میں آج پولیس نے ایک شخص کو گرفتار کر لیا ۔ گرفتار شدہ شخص نے الفاظ گ ۔ ت ۔ س اور ب ۔ م کی تشریح کی جو تارکول کے ذریعہ سے اس یادگار پر لکھے گئے تھے ۔ اس نے اپنا نام کالو رام ساکن بھوانی ضلع حصار پنجاب بتایا ۔ اس نے اعتراف کر لیا ۔ کہ میں نے تینوں یادگاروں کو سیاہ کیا تھا ۔ اور میں ایک شورش پسند جماعت کا رکن ہوں ۔ جس کا مرکز پنجاب میں کسی جگہ ہے ۔ اس نے کہا ۔ کہ گ ۔ ت ۔ س کے الفاظ سے گیتے ہے ستنام کری جس کے معنے ہیں کہ خدا برحق ہے ۔ اور الفاظ ب ۔ م سے مراد بم ہے ۔ پولیس اس واقعہ کی تفتیش میں مصروف ہے ۔

ریاست جموں میں اذان کی ممانعت جموں ۔ ۲۰ راپریل ۔ ریاست جموں کی تحصیل ۔ مدہر ۔ سنگور ۔ کے چند مواضع میں مدت سے اہل ہنود مسلمانوں کو اذان دینے کی اجازت نہیں دیتے ۔ اگر کبھی کوئی مسلمان اذان دیتا ہی تو اس پر تشدد کیا جاتا ہے ۔

پریذیڈنسی جیل کلکتہ میں شورش کلکتہ ۔ ۲۶ راپریل ۔ آج صبح گیارہ بجے پریذیڈنسی جیل میں سخت فساد ہوگیا ۔ قیدیوں نے دروازہ توڑ کر نکل جانے کی کوشش کی ۔ جیسر سپرنٹنڈنٹ جیل کے احکام کے مطابق وارڈروں کو آتشیں اسلحہ کے استعمال کی ضرورت لاحق ہوئی ۔ قیدیوں نے متعدد عمارات کو آگ لگا دی ۔ جو فائر بریگیڈ کی مدد سے بجھائی جا رہی ہے ۔ مسلح پولیس اور فوج کی ایک جمعیت روانہ کی گئی ہے ۔ اب جیل پر فوج کا قبضہ ہے ۔ صورت حال قابو میں ہے ۔

سول نافرمانی کا خیال ترک نہیں کیا گیا ہے الہ آباد ۔ ۲۶ راپریل ۔ گذشتہ رات یہاں ایک پبلک جلسہ ہوا مسٹر وی جے پٹیل جنرل سکرٹری انڈین نیشنل کانگریس نے دوران تقریر میں کہا ۔ کہ سول نافرمانی کا خیال ترک نہیں کیا گیا ۔ بلکہ اسے صرف ملتوی کیا گیا ہے ۔

ملک معظم کے ایک قریبی رشتہ دار کا سوگ شملہ ۔ ۲۶ راپریل ۔ گزٹ آف انڈیا کا ایک غیر معمولی پرچہ شائع ہوا ہے جس میں حکم دیا گیا ہے ۔ کہ بادشاہ سلامت ایک بہت ہی قریبی رشتہ دار لارڈ لیو پولڈ کے انتقال کی وجہ سے ۲۴ راپریل سے دو ہفتہ تک ماتم کیا جائے ایام ماتم میں وائسریگل کورٹ میں جو لیڈیاں آئیں وہ سیاہ لباس پہنکر آئیں ۔ اور باوردی افسران بازو پر بندی لگا کر آئیں ۔

اخبارات کے محصول میں اضافہ بنارس ۔ ۲۵ راپریل ۔ ایک پیسہ والے پوسٹ کارڈوں کی ایک تعداد عظیم کل ڈیڈ لیٹر آفس میں تلف کرنے کے لئے بھیجی گئی ۔ ڈاکخانہ والوں کے خلاف سخت نفرت کا احساس ظاہر کیا جا رہا ہے ۔ لوگ طوعاً آدھ آنے والے کارڈ خریدتے ہیں ۔ اخبارات کے وی پی پیکٹوں پر اب تک وی پی فیس کے علاوہ ایک پیسہ کا ٹکٹ لگایا جاتا تھا ۔ مگر ان کے لئے نئے قواعد کے مطابق دوچند محصول کر دیا گیا ہے ۔ یعنی ۱؎ کی بجائے اب ۲؎ کے ٹکٹ لگانے پڑینگے ۔

گورنر کلکتہ دارجیلنگ میں کلکتہ ۔ ۲۶ راپریل ۔ گورنر صوبہ کل دوپہر دارجیلنگ میں تشریف لائے ۔ اور دارجیلنگ میونسپلٹی اور یورپین آدمیوں کی ایسوسی ایشن کی طرف سے خیر مقدم کے ایڈریس پیش کئے گئے ۔

غیر ممالک کی خبریں

جرمنی وامریکہ میں مراسم دوستانہ

برلن ۔ ۲۳ر اپریل ۔ جدید امریکن سفیر مسٹر ہفٹن نے پریذیڈنٹ کی طرف سے اپنا اعتمادی مراسلہ پیش کرتے ہوئے کہا ۔ کہ اب جرمنی اور اضلاع متحدہ (امریکہ) میں دوستانہ مراسم بڑھ جائینگے ۔

معاہدہ روس اور جرمنی کے متعلق دول کا فیصلہ

جنیوا ۔ ۲۳ر اپریل ۔ دسوں طاقتوں کے نمائندے آج صبح جمع ہوئے ۔ اور انہوں نے جرمنی نمائندوں کے صدر کو اس مطلب کا مکتوب ارسال کیا ۔ کہ معاہدہ روس و جرمنی کی جو جو دفعات عام معاہدات منظورہ کے خلاف نظر آئیں گی ۔ انہیں ہماری سلطنتیں منسوخ کر دینے کی مجاز ہونگی ۔

زاغلول پاشا کی علالت

قاہرہ ۔ ۲۵ر اپریل ۔ ایک سو پچاس ڈاکٹروں نے شاہ مصر سے یہ درخواست کی ہے ۔ کہ زاغلول پاشا کو سیشلیز سے کسی دوسری جگہ منتقل کر دیا جائے ۔ کیونکہ وہ ذیابیطس کے مرض میں مبتلا ہیں ۔ اور یہاں کی آب و ہوا ایسی ہے جس سے ان کی موت کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

اٹلی اور روس کی صلح

روس اور جرمنی نے جنیوا کانفرنس کے دوران میں علیحدہ صلح کر لی ہے جس سے اتحادی سخت پریشانی میں مبتلا ہو گئے ہیں ۔ اطالوی اخبارات کا بیشتر حصہ اپنی حکومت کو مشورہ دے رہا ہے ۔ کہ جس طرح جرمنی نے روس کے ساتھ علیحدہ معاہدہ کر لیا ہے ۔ اسی طرح اٹلی بھی اس کے ساتھ علیحدہ معاہدہ کر کے اپنے لئے روس میں راستہ صاف کرے ۔

چین میں خانہ جنگی

سنگھائی ۔ ۲۳ر اپریل ۔ خبر آئی ہے ۔ کہ سن یات سین نے جن چیونگ منگ کو کنٹن کی وزارت داخلہ کوانگ تنگ کی سول گورنری اور فوجوں کی سپہ سالاری سے موقوف کر دیا ہے ۔ اخبارات یقین ظاہر کرتے ہیں ۔ کہ اس کارروائی کی وجہ یہ ہے ۔ کہ سن یات سین جنرل چینگ سولن کا دوست ہے ۔ اور چن چیونگ منگ کو اس سے اختلاف تھا ۔ سن یات سین نے کنٹن کی بری اور بحری فوج کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی ہے ۔ اور وو ٹنگ فنگ کو کوانگ تنگ کا سول گورنر بنا دیا گیا ہے ۔

مصر کی روئی

قاہرہ ۔ ۲۴ر اپریل ۔ قیمتوں کی متواتر کمی کو روکنے کے لئے حکومت نے روئی کی منڈی سے خرید شروع کر دی ہے ۔

آئرلینڈ میں ہڑتال

لنڈن ۔ ۲۵ر اپریل ۔ ڈبلن میں کل عام ہڑتال کے باعث ایسی خاموشی رہی ۔ جیسی کسی گاؤں میں ہوتی ہے اس ہڑتال کا پروگرام بہت پہلے سے تیار کیا جا چکا تھا ۔ آزاد آئرلینڈ کی حالت اس ہڑتال کے باعث ایسی ہو گئی ۔ گویا بیرونی دنیا سے اس کا کوئی تعلق ہی نہیں ہے ۔ ریلیں ۔ ٹریم کاریں ۔ تار ۔ ٹیلیفون دکانیں ۔ ہوٹل ۔ تھیٹر سینما وغیرہ سب بند رہے کسی قسم کے فسادات کی رپورٹ موصول نہیں ہوئی خیال کیا جاتا ہے ۔ کہ ممکن ہے ۔ کہ عام ہڑتال عرصہ تک جاری رہے ۔

لنڈن کی عورتوں کی پردہ پوشی

لنڈن میں اب لمبے لمبے کپڑوں کا رواج بہت ہوتا جاتا ہے ۔ وہاں کے درزی حیرت میں ہیں ۔ کہ اس قدر جلد فیشن کیوں بدلنے لگا امریکہ میں بھی اس قسم کی کوشش جاری ہے پہلے تو عورتوں کے کپڑے اس قسم کے ہوتے تھے ۔ کہ ٹانگوں کا اکثر حصہ کھلا رہتا تھا ۔ اور سینہ بھی لباس برائے نام چھپا رہتا تھا ۔ اس کے علاوہ ایک فیشن یہ ہو گیا تھا کہ تمام جسم باہر سے نظر آتا تھا ۔ اب یہ فیشن بھی غالباً متروک ہو جائیگا ۔

یونانیوں کی جنگی کارروائی

ایتھنز ۔ ۲۶ر اپریل ۔ ایک سرکاری بیان میں یہ ظاہر کیا ہے ۔ کہ یونانیوں نے سوگیا پر قبضہ کر لیا ہے یہ وہ مقام ہے جسے حال میں اٹلی نے خالی کیا ہے ۔ یونانی جنوب کی جانب بڑھ رہے ہیں ۔ اب تک ان کا مقابلہ نہایت معمولی طریقہ پر کیا گیا ہے ۔ ترکوں کے حکام نے ۴۶ یونانیوں کو گرفتار کر کے شہر ترک کر دیا ۔

مصر فلسطین اور شام کے ساتھ سلسلہ لاسلکی کا قیام

لنڈن ۔ ۲۴ر اپریل ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ انگلستان و مصر کے مابین سلسلہ لاسلکی دوشنبہ سے شروع ہو جائے گا ۔ اس روز سے لاسلکی کے پیغامات برطانیہ کے ہر ڈاکخانہ میں مصر فلسطین اور شام کو بھیجے جانے والے ہر ڈاکخانہ میں لئے جا سکیں گے اسی طرح ان مقامات سے دیگر مقامات کو بھی لاسلکی پیغامات جا سکیں گے ۔

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول ظفروال مقام ظفروال

راموں شاہ ولد کشنا شاہ قوم مہاجن ساکن ایلی تحصیل ظفروال

بنام

شیرو ولد دیوندتا قوم جٹ ساکن موتنا نوری تحصیل ظفروال

دعوے مالی ۹۰

بنام شیرو ولد دیوندتا قوم جٹ ساکن موتنا نوالے تحصیل ظفروال مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ تم دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو اس لئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ ۲۲ - ۸ کو حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کرو ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی آج بتاریخ ۲۶ ماہ اپریل سنہ ۲۲ ہمارے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا ۔

(دستخط افسر)

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)